CHAPTER 12

World Between the World Wars

1. عالمی جنگوں کے دوران قومی ریاستوں اور قوم پرستی کے خیال نے جنگ کی خواہش کو کیسے متاثر کیا؟

جواب: 20ویں صدی کے اوائل میں یورپ میں جارحانہ قوم پرستی کے عروج نے جنگ کی خواہش کو ہوا دی۔ ممالک نے دوسری قوموں کو حریف کے طور پر دیکھتے ہوئے قومی فخر اور برتری کے احساس کو فروغ دیا۔ اس کی وجہ سے عسکریت پسندی، ہتھیاروں کی دوڑ، اور سامراجی عزائم میں اضافہ ہوا کیونکہ اقوام عالمی سطح پر اپنی طاقت کا دعویٰ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نازی جرمنی جیسی فاشسٹ حکومتوں کی انتہائی قوم پرستی نے کشیدگی اور علاقائی جارحیت کو مزید بڑھایا، بالآخر دوسری جنگ عظیم شروع ہونے میں اہم کردار ادا کیا۔

2. دو عالمی جنگوں کی مختلف وجوہات پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔ کیا آپ کے خیال میں ان خصوصیات میں سے کوئی بھی آج بھی دنیا بھر کے ممالک میں رائج ہے؟ کیسے؟

جواب: عالمی جنگوں کی اہم وجوہات میں جارحانہ قوم پرستی، سامراجیت، عسکریت پسندی، اور ملکوں کے درمیان خفیہ اتحاد شامل تھے۔ نوآبادیاتی توسیع اور معاشی غلبہ کی خواہش نے بھی کردار ادا کیا۔ WWI سے حل نہ ہونے والے تناؤ اور فاشزم کے عروج نے WWII کو جنم دیا۔ ان میں سے کچھ عوامل آج بھی رائج ہیں – مختلف خطوں میں قوم پرستی اور فوجی تعمیرات جاری ہیں، جبکہ اقتصادی مسابقت اور اقوام کے درمیان متضاد اتحاد عالمی تناؤ کو بڑھا سکتے ہیں۔ تاہم اب بین الاقوامی ادارے بڑے پیمانے پر تنازعات کو روکنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

3. روسی انقلاب نے ان کے معاشرے میں بہت سی تبدیلیاں لائی ہیں۔ وہ کیا تھے؟ اور انہیں کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب: روسی انقلاب نے بڑی سماجی تبدیلیوں کو جنم دیا جس میں زار شاہی کا خاتمہ، کسانوں میں زمین کی دوبارہ تقسیم، کارخانوں پر مزدوروں کا کنٹرول، اور سوویت یونین کی بطور سوشلسٹ ریاست کی تشکیل شامل ہے۔ اس کا مقصد طبقاتی تفریق کے بغیر مساوات پر مبنی معاشرہ تشکیل دینا تھا۔ تاہم، نئی حکومت کو خانہ جنگی، معاشی مشکلات اور مخالفین کی مزاحمت جیسے چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ منصوبہ بند معیشت اور اجتماعی زراعت کی طرف منتقلی بھی مشکل ثابت ہوئی۔ بالآخر، انقلاب کے نظریات سے سمجھوتہ کر لیا گیا کیونکہ سٹالن کی حکمرانی میں سوویت ریاست تیزی سے آمرانہ ہوتی گئی۔

4. گریٹ ڈپریشن کے بارے میں مختلف نقطہ نظر کا موازنہ کریں، آپ کس سے اتفاق کریں گے؟ کیوں؟

جواب: گریٹ ڈپریشن کے بارے میں مختلف آراء شامل ہیں: 1) مارکسسٹوں نے دلیل دی کہ یہ سرمایہ داری کا ایک ناگزیر بحران ہے جسے صرف سوشلزم ہی حل کر سکتا ہے۔ 2) کینیشین کا خیال تھا کہ معیشت کو متحرک کرنے کے لیے حکومتی مداخلت اور

اخراجات کی ضرورت ہے۔ 3) فری مارکیٹ کے حامیوں نے محسوس کیا کہ اگر تنہا چھوڑ دیا جائے تو ڈپریشن خود ہی حل ہو جائے گا۔ میں کینیز کے نقطہ نظر سے زیادہ تر اتفاق کروں گا، کیونکہ نیوڈیل جیسے پروگراموں کے ذریعے حکومتی کارروائی نے بحران کو کم کرنے اور سماجی تحفظ کے جال کو قائم کرنے میں مدد کی، جب کہ خالصتاً آزاد منڈی کی پالیسیاں معاشی تباہی کی گہرائی سے نمٹنے کے لیے ناکافی معلوم ہوتی ہیں۔

5. نازی جرمنی کے دوران یہودیوں کو کن طریقوں سے ستایا گیا؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ ہر ملک میں کچھ لوگ اپنی شناخت کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں؟

جواب: نازی جرمنی میں یہودیوں کو شدید ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا، بشمول شہریت کے حقوق سے محرومی، معاشی بائیکاٹ، تشدد، یہودی بستیوں میں زبردستی منتقلی، اور بالآخر حراستی کیمپوں میں نسل کشی۔ انہیں جرمنی کے مسائل کے لیے قربانی کا بکرا بنایا گیا اور انہیں نسلی طور پر کمتر سمجھا گیا۔ بدقسمتی سے، شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک آج بھی بہت سے ممالک میں پایا جاتا ہے، اگرچہ عام طور پر ایک ہی حد تک نہیں ہوتا۔ اقلیتی گروہوں کو اکثر تعصب، غیر مساوی سلوک اور بعض صورتوں میں ان کی نسل، مذہب یا شناخت کے دیگر پہلوؤں کی وجہ سے تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح کے امتیازی سلوک کا مقابلہ کرنا عالمی سطح پر ایک جاری چیلنج ہے۔

6. عظیم افسردگی کے تحت فلاحی ریاست کے خیال کے تحت اٹھائے گئے اقدامات کی فہرست بنائیں۔

جواب: عظیم کساد بازاری کے دوران متعارف کرائے گئے فلاحی ریاستی اقدامات میں شامل ہیں:

1) بے روزگاری انشورنس

2) بڑھاپے کی پنشن

3) ملازمتیں پیدا کرنے کے لیے پبلک ورکس پروگرام

4) سماجی تحفظ کے نظام

5) مزدور کے حقوق اور تحفظات

6) پبلک ہاؤسنگ کے اقدامات

7) ہیلتھ انشورنس اسکیمیں

8) بچوں والے خاندانوں کے لیے امداد

9) سماجی پروگراموں کو فنڈ دینے کے لیے پراگریسو ٹیکسیشن

10) بینکوں اور مالیاتی منڈیوں سے متعلق ضوابط

ان کا مقصد سماجی تحفظ کا جال فراہم کرنا، معیشت کو متحرک کرنا اور معاشی بحران کے دوران عدم مساوات کو کم کرنا ہے۔

7. گریٹ ڈپریشن کے دوران جرمنی کو کن چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا اور نازی حکمرانوں اور ہٹلر نے اس سے کیسے فائدہ اٹھایا؟

جواب: عظیم کساد بازاری کے دوران جرمنی کو شدید معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، بشمول بڑے پیمانے پر بے روزگاری، افراط زر، اور سیاسی عدم استحکام۔ ہٹلر اور نازیوں نے معاشی بحالی اور قومی تجدید کا وعدہ کر کے اس بحران کا فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے جرمنی کے مسائل کے لیے یہودیوں اور کمیونسٹوں کو قربانی کا بکرا بنایا، لوگوں کی مایوسی کو دور کیا۔ نازیوں نے پیچیدہ مسائل کا آسان حل پیش کیا اور ہٹلر کو ایک مضبوط رہنما کے طور پر کھڑا کیا جو جرمن فخر کو بحال کر سکتا تھا۔ معاشی پریشانیوں کو جوڑ کر اور انتہائی قوم پرستی کو فروغ دے کر، نازیوں نے اپنی مطلق العنان حکومت قائم کرتے ہوئے، عوامی حمایت حاصل کرنے اور بالآخر اقتدار پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔

8. جنگوں کی روک تھام اور امن کے فروغ پر چند نعرے تیار کریں۔

جواب: جنگ کو روکنے اور امن کو فروغ دینے کے حوالے سے چند نمونے یہ ہیں:

"مذاکرات کا انتخاب کریں، تباہی نہیں"

"امن کا آغاز افہام و تفہیم سے ہوتا ہے"

"تعلیم میں سرمایہ کاری کریں، گولہ بارود نہیں"

"ہمارے اختلافات ہمیں مضبوط بناتے ہیں"

"پُل بنائیں، رکاوٹیں نہیں"

"امن تعاون سے ممکن ہے"

"الفاظ ہتھیاروں سے زیادہ طاقتور ہیں"

"تنوع میں متحد، امن میں مضبوط"

"ہمدردی پیدا کریں، ہم آہنگی کاشت کریں"

"نفرت پر محبت، جنگ پر امن کا انتخاب کریں"

یہ نعرے مواصلات، باہمی افہام و تفہیم، عدم تشدد، اور ایک زیادہ پرامن دنیا کی تعمیر کے لیے اختلافات کے درمیان مل کر کام کرنے کے موضوعات پر زور دیتے ہیں۔

9. اتحادیوں، محوروں اور مرکزی طاقتوں کو دکھانے کے لیے ایک میز بنائیں، جنہوں نے عالمی جنگوں کے مختلف اطراف میں درج ذیل ممالک کے ساتھ حصہ لیا: آسٹریا، یو ایس ایس آر (روس)، جرمنی، برطانیہ، جاپان، فرانس، اٹلی، امریکہ۔

جواب:

جنگ عظیم اول:

اتحادی طاقتیں: برطانیہ، فرانس، روس، امریکہ (1917 میں شامل ہوئے)

مرکزی طاقتیں: جرمنی، آسٹریا ہنگری

دوسری جنگ عظیم:

اتحادی طاقتیں: برطانیہ، سوویت یونین، امریکہ، فرانس

محور طاقتیں: جرمنی، اٹلی، جاپان

10. آپ کے خیال میں لیگ آف نیشنز جیسی تنظیمیں دو ممالک کے درمیان تنازعات کو حل کرنے میں کس طرح مدد کرتی ہیں؟ وہ تنازعات کو حل کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: لیگ آف نیشنز جیسی تنظیمیں ملکوں کے درمیان بات چیت کے لیے ایک غیر جانبدار فورم فراہم کر کے تنازعات کو حل کرنے میں مدد کر سکتی ہیں۔ وہ مذاکرات میں ثالثی کر سکتے ہیں، سمجھوتے کی تجویز کر سکتے ہیں اور سفارتی دباؤ کا اطلاق کر سکتے ہیں۔ ایسی تنظیمیں ضرورت پڑنے پر اقتصادی پابندیاں یا امن دستے بھی لگا سکتی ہیں۔ وہ بین الاقوامی قوانین اور اصول قائم کرتے ہیں جو جارحیت کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ تاہم، ان کی تاثیر رکن ممالک کی تعاون اور فیصلوں کو نافذ کرنے کی خواہش پر منحصر ہے۔ اگرچہ ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے، یہ ادارے پرامن تنازعات کے حل کو فروغ دینے اور جنگ کی طرف بڑھنے سے روکنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

11. سوویت تجربے کا ایک مختصر جائزہ لیں۔ مساوات، آزادی اور خوشحالی پر مبنی دنیا کی تعمیر میں کہاں تک کامیاب رہا؟ کیا آپ کے خیال میں ایسے تجربات کی خاطر ہزاروں لوگوں کو پھانسی دینا جائز ہے؟ کیوں؟ کمیونسٹ نظام کے خلاف کیا تنقیدیں کی گئیں؟

جواب: سوویت تجربے کا مقصد ایک مساوی سوشلسٹ معاشرہ تشکیل دینا تھا، جس نے صنعت کاری، تعلیم اور سماجی بہبود میں کچھ کامیابیاں حاصل کیں۔ تاہم، یہ ایک آمرانہ ریاست بننے کے بجائے مساوات اور آزادی کے اپنے نظریات سے محروم رہا۔ نظام کی جانب سے طاقت کو برقرار رکھنے کے لیے تشدد اور جبر کا استعمال جائز نہیں تھا، کیونکہ یہ ان اصولوں سے متصادم ہے جن کو برقرار رکھنے کا اس نے دعویٰ کیا تھا۔ کمیونسٹ نظام کی کلیدی تنقیدوں میں انفرادی آزادیوں کا فقدان، معاشی نااہلی، اور حکمران اشرافیہ کی بدعنوانی شامل تھی۔ اگرچہ سماجی تبدیلی کی پیروی ضروری ہے، لیکن اسے انسانی حقوق اور جمہوری اقدار کی قیمت پر نہیں آنا چاہیے۔

12. اپنے آپ کو ایک ایسا کارکن تصور کریں جو اچانک اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اگلے چند سالوں تک اس کے پاس کوئی روزگار نہ ہو۔ اپنی زندگی کے ایک دن کا حساب پہلے شخص میں لکھیں۔

جواب: آج میں پھر سے ناامید ہو کر بیدار ہوا۔ مجھے فیکٹری میں ملازمت سے محروم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں، اور ابھی تک کوئی امکان نہیں ہے۔ میں اپنی صبح نیم دل سے ملازمت کی فہرستوں کو تلاش کرتے ہوئے گزارتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ زیادہ تر جواب بھی نہیں دیں گے۔ باقی دن میں پیسے بچانے کے لیے عجیب و غریب کاموں اور گھر کی مرمت میں مصروف رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میری بچت تقریباً ختم ہو چکی ہے، اور میں کرائے پر پیچھے رہ گیا ہوں۔ تناؤ میرے خاندان کو متاثر کر رہا ہے - میں اپنی بیوی کی آنکھوں میں پریشانی اور اپنے بچوں کی الجھن دیکھ رہا ہوں۔ میں شرم محسوس کرتا ہوں کہ میں ان کے لئے فراہم نہیں کر سکتا. رات کو، میں جاگتا ہوا سوچتا ہوں کہ ہم کب تک اس طرح چل سکتے ہیں۔

13. اپنے آپ کو ایک ایسے کسان کے طور پر تصور کریں جو یہ دیکھتا ہے کہ اس کی فصل کی قیمت آدھی سے بھی کم ہو گئی ہے۔ اپنا عکس (تین سو الفاظ میں) لکھیں۔

جواب: ایک کسان کے طور پر جس کو فصل کی قیمتوں میں زبردست کمی کا سامنا ہے، میں فکر اور مایوسی سے مغلوب ہوں۔ میرے خاندان نے کئی نسلوں سے اس زمین پر کھیتی باڑی کی ہے، لیکن اب ہماری روزی روٹی کو خطرہ ہے۔ ہم نے پورے موسم میں سخت محنت کی، بیجوں، کھاد اور آلات میں سرمایہ کاری کی، صرف اپنی متوقع آمدنی کو نصف میں کم کرنے کے لیے۔ ہم اپنے اخراجات کیسے پورے کریں گے، منافع کمانے کی بات تو چھوڑ دیں؟ مجھے ڈر ہے کہ ہمیں اگلے سیزن کی فصل لگانے کے لیے قرض لینا پڑ سکتا ہے۔ غیر یقینی صورتحال پریشان کن ہے - کیا قیمتیں بحال ہوں گی یا مزید گریں گی؟ کیا ہمیں فصلوں کو تبدیل کرنا چاہئے یا کھیتوں کو گرا دینا چاہئے؟ کوئی آسان حل نہیں ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے قابو سے باہر کی قوتیں ہماری قسمت کا تعین کر رہی ہیں۔ میں اپنے خاندان کی ضروریات پوری کرنے اور اپنے فارم کو برقرار رکھنے کی فکر کرتا ہوں۔ یہ بحران کاشتکاری کی غیر یقینی نوعیت اور کسانوں کی روزی روٹی کے تحفظ کے لیے قیمتوں میں استحکام کے بہتر اقدامات کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

14. آپ کو آج ہندوستان میں فلاحی ریاست کے کون سے پہلو کام کرتے نظر آتے ہیں؟

جواب: ہندوستان نے کئی فلاحی ریاستی اقدامات نافذ کیے ہیں، جن میں شامل ہیں:

1)پبلک ہیلتھ کیئر سسٹم اور ہیلتھ انشورنس اسکیمیں

2)مفت عوامی تعلیم اور دوپہر کے کھانے کے پروگرام

3)PDS کے ذریعے سبسڈی والے کھانے کی تقسیم

4)دیہی روزگار گارنٹی اسکیم (MGNREGA)

5)بزرگوں، بیواؤں اور معذوروں کے لیے سماجی تحفظ کی پنشن

6)غریبوں کے لیے ہاؤسنگ سکیمیں

7)ایندھن، کھاد وغیرہ پر سبسڈی۔

8)پسماندہ گروہوں کے لیے مثبت کارروائی کی پالیسیاں

اگرچہ عمل درآمد میں چیلنجز ہیں، ان پروگراموں کا مقصد سماجی تحفظ کا جال فراہم کرنا اور ترقی کو فروغ دینا ہے۔

15. کیا آپ اس نظریہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ خواتین کو اپنے آپ کو بچوں کی پرورش کے درد اور تکالیف تک محدود رکھنا چاہیے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ مرد اور عورت زندگی کے تمام پہلوؤں بشمول بچوں کی پرورش اور کارخانوں، دفاتر اور کھیتوں میں کام کرنے میں یکساں طور پر حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب: میں اس نظریہ سے متفق نہیں ہوں کہ خواتین کو بچوں کی پرورش تک ہی محدود رہنا چاہیے۔ یہ نقطہ نظر پرانا ہے اور خواتین کی صلاحیت کو محدود کرتا ہے۔ مرد اور عورت دونوں کو زندگی کے تمام پہلوؤں بشمول کیریئر اور پرورش میں یکساں طور پر حصہ لینے کے قابل ہونا چاہیے۔ بہت سے معاشروں نے یہ ثابت کیا ہے کہ جب خواتین کو مساوی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، تو خواتین مختلف شعبوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں اور خاندانوں کی پرورش بھی کرتی ہیں۔ والدین کی مشترکہ ذمہ داریاں بچوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور والدین دونوں کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ گھریلو اور پیشہ ورانہ دونوں شعبوں میں صنفی مساوات کو فروغ دینا ایک زیادہ متوازن، پیداواری معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ تاہم، اس کو حاصل کرنے کے لیے سماجی رویوں میں تبدیلی اور معاون پالیسیوں کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

16. نازی نظریہ اکثریتی اصولوں پر منحصر تھا۔ یہودی جرمنی کی آبادی کا محض 0.75 فیصد تھے۔ یہودیوں کے علاوہ نازیوں کی مخالفت کرنے والوں کو بھی سزا دی گئی۔ پادری مندرجہ بالا نظم میں اس کو کیسے پکڑتا ہے؟

جواب: پادری نیموئلر کی نظم میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح نازیوں نے منظم طریقے سے مختلف اقلیتی گروہوں اور سیاسی مخالفین کو نشانہ بنایا، جبکہ اکثریت خاموش رہی۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ کس طرح سب سے پہلے کمیونسٹوں، پھر سوشل ڈیموکریٹس، ٹریڈ یونینسٹ، اور

یہودیوں کے لیے آئے- ہر بار دوسروں کی طرف سے تھوڑی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ پادری اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح اس خاموشی اور بے عملی نے ظلم وستم کو اس وقت تک جاری رہنے دیا جب تک کہ بہت دیر نہ ہو جائے۔ نظم اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ کس طرح اکثریتی نظریات کمزور گروہوں کو ایک ایک کر کے نشانہ بنا کر سب کے حقوق کی پامالی کا باعث بن سکتے ہیں، ناانصافی کے خلاف کھڑے ہونے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس وقت بھی جب اس کا آپ پر براہ راست اثر نہ ہو۔

17. دوسری جنگ عظیم کن طریقوں سے ہٹلر کے نظریے اور معاشی پالیسیوں کا منطقی نتیجہ تھی؟ "ہولوکاسٹ" اور آشوٹز کیمپوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور اس پر مبنی پراجیکٹ رپورٹ تیار کریں۔

جواب: دوسری جنگ عظیم کئی طریقوں سے ہٹلر کے نظریے اور پالیسیوں کا منطقی نتیجہ تھی۔

1) جرمن نسلی برتری اور "رہنے کی جگہ" کی ضرورت پر اس کا یقین جارحانہ توسیع کا باعث بنا۔

2) انتہائی قوم پرستی اور عسکریت پسندی نے تصادم کا امکان پیدا کر دیا۔

3) یہودیوں اور دوسروں پر ظلم وستم نے اندرونی دشمن پیدا کیے اور تشدد کو معمول بنایا۔

4) اقتصادی پالیسیاں جو دوبارہ اسلحہ سازی اور علاقائی فتح پر مرکوز ہیں۔

5) ورسیلز ٹریٹی اور بین الاقوامی قانون کو مسترد کرنے سے پُرامن سفارتکاری کو نظر انداز کیا گیا۔

ان عوامل نے مل کر جنگ کو تقریباً ناگزیر بنا دیا کیونکہ ہٹلر نے جرمن تسلط کے اپنے وژن کی پیروی کی۔

18. ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی بمباری اور ایٹمی جنگ کی ہولناکیوں پر تبادلہ خیال کریں۔ کیا آپ کے خیال میں ایسے ہتھیاروں کا استعمال ایک فاسسٹ دشمن ملک کے خلاف بھی ہونا چاہیے؟

جواب: ہیروشیما اور ناگاساکی کے ایٹمی دھماکوں نے بے مثال تباہی مچائی، دسیوں ہزار فوری طور پر ہلاک ہوئے اور دیرپا صحت اور ماحولیاتی اثرات چھوڑے۔ اس طرح کے ہتھیاروں کے استعمال کے بارے میں بہت زیادہ تکلیفیں اٹھانا سنگین اخلاقی سوالات اٹھاتا ہے۔ جب انہوں نے جاپان کے ہتھیار ڈالنے میں جلدی کی، شہریوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جوہری ہتھیاروں کی تباہ کن طاقت ان کے استعمال کا جواز پیش کرنا مشکل بنا دیتی ہے، یہاں تک کہ فاشسٹ حکومتوں کے خلاف بھی۔ ایٹمی جنگ سے عالمی تباہی کا خطرہ بہت بڑا ہے۔ اس کے بجائے، تنازعات میں سفارتی، اقتصادی اور روایتی فوجی ذرائع کو ختم کر دینا چاہیے۔ بین الاقوامی کوششوں کو ایٹمی تخفیف اسلحہ پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ اس طرح کی ہولناکیوں کو دوبارہ رونما ہونے سے روکا جاسکے

19. مباحثہ: کلاس روم میں جنگ کے متاثرین کے خاندانی حالات اور ان کے مصائب پر تبادلہ خیال کریں۔

جواب: جنگ کے متاثرین کے خاندانوں پر کلاس روم کی بحث کا احاطہ کیا جا سکتا ہے:

-پیاروں کا نقصان اور اس کے نتیجے میں جذباتی صدمہ

-روٹی کمانے والوں کے نقصان سے معاشی مشکلات

- نقل مکانی اور پناہ گزینوں کے تجربات

-جسمانی اور ذہنی صحت کے اثرات

-بچوں کی تعلیم میں خلل

- سنگل والدین کے چیلنجز

-خاندان کے زندہ رہنے والے افراد کی چوٹوں یا معذوری کا مقابلہ کرنا

-کچھ معاملات میں سماجی تنہائی اور بدنما داغ

- بین المسالک صدمہ

- صحت یابی اور زندگیوں کی تعمیر نو کی کوششیں۔

یہ بحث ہمدردی کو فروغ دے سکتی ہے اور جنگ کے طویل مدتی انسانی اخراجات کو سمجھ سکتی ہے۔

KEYWORDS

1. صنعتی سرمایہ داری: صنعت کی نجی ملکیت اور بڑے پیمانے پر پیداوار اور اجرتی مزدوری کے ذریعے منافع کے حصول پر مبنی ایک معاشی نظام۔

2. نازی ازم: جرمنی میں نازی پارٹی کا نظریہ، جس کی خصوصیات انتہائی قوم پرستی، نسل پرستی، سام دشمنی، اور مطلق العنانیت ہے۔

3. جارحانہ قوم پرستی: حب الوطنی کی ایک انتہائی شکل جو کسی قوم کی برتری کا دعویٰ کرتی ہے اور دوسروں کی قیمت پر اپنے مفادات کو فروغ دیتی ہے۔

4. عسکریت پسندی: یہ عقیدہ کہ کسی ملک کو مضبوط فوجی صلاحیت برقرار رکھنی چاہیے اور اسے قومی مفادات کے دفاع یا فروغ کے لیے جارحانہ انداز میں استعمال کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

5. فاشزم: ایک انتہائی دائیں بازو کا، آمرانہ الٹرا انیشنلسٹ سیاسی نظریہ جس کی خصوصیت آمرانہ طاقت، اپوزیشن کو زبردستی دبانا، اور معاشرے اور معیشت کی مضبوط ریگیمنٹیشن ہے۔

6. سامراجیت: نوآبادیات، فوجی طاقت کے استعمال، یا دیگر ذرائع سے ملک کی طاقت اور اثر ورسوخ کو بڑھانے کی پالیسی۔

7. سوشلزم: ایک سیاسی اور معاشی نظریہ جو سامان کی پیداوار اور تقسیم کے ذرائع کی اجتماعی یا حکومتی ملکیت اور انتظامیہ کی وکالت کرتا ہے۔

8. کمیونزم: سماجی تنظیم کا ایک نظریہ یا نظام جس کی بنیاد تمام املاک کو مشترکہ طور پر رکھنے پر مبنی ہے، جس کی اصل ملکیت پوری کمیونٹی یا ریاست کو دی جاتی ہے۔

9. انقلاب: سیاسی طاقت اور سیاسی تنظیم میں ایک بنیادی اور نسبتاً اچانک تبدیلی جو اس وقت ہوتی ہے جب آبادی حکومت کے خلاف بغاوت کرتی ہے۔

10. طاقت کی مرکزیت: کسی مرکزی تنظیم یا حکومت میں طاقت اور اختیار کو مرتکز کرنے کا عمل۔

11. بالشویک: روسی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے اکثریتی party کا رکن، جس نے 1917 کے اکتوبر انقلاب میں اقتدار پر قبضہ کیا اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی بن گئی۔